© rasailojaraid.com

اے نیکی کے طلب گار ـــــ آگے بڑھ!

ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم ○

یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ ـــــ اے نیکی کے طلب گار آگے بڑھ!! سعادتوں اور عظمتوں‘ برکتوں اور مغفرتوں کے وہ سعید لمحے‘ وہ جانفزا شب و روز‘ وہ رُوح پرور نظارے پھر سے اس کائنات پر جلوہ فگن ہونے والے ہیں‘ جن کی عظمتوں کا کوئی حساب نہیں‘ جن کی برکتوں کا کوئی شمار نہیں!! یہ خبر یقیناً تیرے قلب و جاں کے لیے باعث راحت و سکون ہوگی کہ فضیلتوں کا حامل شہرِ عظیم ـــــ رمضان ـــــ ایک بار پھر تیری زندگی کے مستعار لمحوں میں تجھے اپنی نجات کا سامان کرنے کی دعوت دینے سایہ فگن ہونے والا ہے۔ وہی مہینہ جس کی آمد پر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جھوم اٹھتے۔ شعبان کے آخری دنوں میں خطبہ ارشاد فرماتے ـــــ!

قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ مُبَارَکٌ ـــــ لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ اپنی عظمتوں اور برکتوں کا سائبان کھولنے آ رہا ہے ـــــ!

یقیناً یہ مہینہ عام مہینوں سا‘ اس کے شب و روز عام دنوں کی طرح ہیں ـــــ اُن لوگوں کے لیے جو اُس کی عظمت سے نا آشنا ہیں! اپنی عاقبت و آخرت کی بجائے‘ دنیا کی زیب و زینت کے شکار‘ اس کی زُلفِ گرہ گیر کے اسیر‘ اس کے پیچ و خم میں اُلجھے ہوئے‘ اس کو کمانے کی فکر میں غلطاں و پریشاں‘ اسی کی دوڑ میں بگٹٹ بھاگے چلے جا رہے اور اسی کی محبت میں ہلکان ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ جو مقصدِ حیات کے شعور سے عاری‘ زندگی کی قدر و قیمت سے غافل اور حیاتِ مستعار کی قیمتی ساعتوں کی اہمیت سے بے خبر ہیں۔ یقیناً اُن کے لیے یہ مہینہ عام سا ہے ـــــ!

لیکن ـــــ اے نیکی کے طلب گار! یہ شہرِ عظیم ـــــ تیرے لیے بے شمار نعمتوں اور سعادتوں کا پیام لا رہا ہے ـــــ! کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ـــــ روزے پہلی اُمتوں کی طرح سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

○ پروفیسر‘ گورنمنٹ کالج‘ فیصل آباد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہر اُمتی پر فرض کر دیے گئے ہیں۔ جسے اپنی زندگی میں یہ سعید لمحے میسر آ جائیں' اس کی خوش بختیوں اور نیک نصیبوں کے کیا کہنے ـــــ! اس پر لازم ہے کہ فَلْيَصُمْهُ ـــــ وہ روزے ضرور رکھے!!

اے نیکی کے طلب گار ـــــ! تو بڑا خوش نصیب ہے' جو اس عظیم موقع سے فیض یاب ہو رہا ہے ـــــ ورنہ کتنے ہی اللہ کے بندے اس تمنا کو دل میں چھپائے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! آگاہ و خبردار رہ' ہوشیار ہو جا کہ ان سعید ساعتوں سے فیض یاب ہونے میں کوتاہی نہ ہونے پائے۔ زندگی کا کیا بھروسا! یہ مبارک لمحے پھر میسر آئیں یا نہ آئیں! کمر ہمت باندھ لے۔

اے بندۂ مسلم! اطاعت و تسلیم کے خوگر مومن! رمضان تیری تسلیم و رضا کا اظہار بھی ہے ـــــ! تو نے اسلام قبول کر کے شعوری طور پر خود کو مالکِ ارض و سما کے حوالے کر دیا۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا ـــــ اس کامل عبودیت اور یکسوئی کا تقاضا ہے کہ اپنے آقا و مولا کے فرض کردہ اس حکم پر عمل کے لیے کمربستہ ہو جا ـــــ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ ـــــ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... وَصَوْمُ رَمَضَانَ...... آنحضورؐ کا یہ فرمانِ عالی شان تیرے پیش نظر رہنا چاہیے کہ روزہ اسلام کی بنیادوں میں سے ہے۔ اس کے بغیر تیری بندگی اور اطاعت نامکمل ہے! اسلام اپنے ماننے والوں کو جس عظیم مقصدِ حیات ـــــ کلمة اللّٰه هی العلیا ـــــ اللہ کے کلمے کا غلبہ ـــــ اُسی کے حکم کا چلن' اُسی کے دستور و قوانینِ حیات کا نفاذ ـــــ اُسی کو حلال و حرام کا اختیار' اُسی کی رضا کی طلب ـــــ اُسی کی عظمت' اُسی کی کبریائی سے آگاہ کرتا' اور اُسے بجا لانے کا تقاضا کرتا ہے۔ روزہ اُسی جہاد کی تربیت کا ایک پہلو اور نشانِ منزل ہے۔ بندۂ مومن و مسلم کے خلوص کا اظہار اور آقا و مولا کی قبولیت کا اعلان! اللہ نے اس ماہِ تقدس کے روزوں کو فرض اور نالۂ نیم شبی کو بندے کے اظہار عبدیت کا نشان قرار دیا ہے۔ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً ـــــ وَقِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعًا ـــــ! تطوع ـــــ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں بندے کی وارفتگی اور پُرخلوص وابستگی کا عملی اظہار ہے۔

فرض عبادت تو بہر طور کرنا ہی ہے کہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ اسلام میں داخلہ پورا نہیں۔ جیسے جیسے اے بندۂ مومن تیرا دل رب سے آشنا ہوتا چلا جائے' تیری راتیں بے قرار ہو جائیں' تیرے سینے میں عبدیت کے اظہار کے مظاہر مچلنے لگیں' تیرے جسم کو تیرے بستر پر سکون نہ ملے' تو تڑپ تڑپ کر رات کے اندھیروں میں بارگاہ رب العزت میں قیام و سجود' دعا و مناجات' حمد و ثنا' تسبیح و استغفار میں مشغول ہو جائے۔ کوئی دیکھنے والا نہ ہو' اس کے سوا۔ کوئی سننے والا نہ ہو' اُس کے بجز ـــــ وہ اور تو ـــــ آمنے سامنے! اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ ـــــ! ایسے جیسے مالک و مختار' آقا و مولا نگاہوں کے سامنے بالکل پاس۔ اگر تجھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شعور کی یہ دولت نصیب ہو جائے تو یاد رکھ: نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ 'ہم تو اپنے بندے کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں ــــ اگر تو اُسے اپنے سامنے' قریب نہیں پاتا' محسوس نہیں کرتا' بھٹکتا رہتا ہے ــــ تو بتا ــــ قصور تیرا ہے یا اُس کا جو تیری رگِ جاں سے قریب' تیری ایک پکار پر لبیک کہنے' نچھاور ہو جانے کے لیے تیار ــــ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ــــ تیری دعاؤں کے ایک ایک لفظ کو پورا کرنے والا ــــ آمادہ و تیار ــــ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ــــ! اے نیکیوں کے طلب گار! رمضان کی راتوں میں ــــ آگے بڑھ اور محبتوں کے اس غیر رسمی تقاضے کی تکمیل کا پختہ ارادہ کر لے! رسمی ایمان کے تقاضے یقیناً کچھ اور ہیں اور محبت' اطاعت اور تسلیم و رضا کی تکمیل کے مظاہر کچھ اور ــــ! مَن کی اسی موج اور عبدیت کے اسی اظہار کے تقاضے نے کائنات کے سب سے محترم' معظم اور معصوم عن الخطاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہِ الٰہی میں اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا ــــ کے جذبے کے ساتھ راتوں کو کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا ــــ!

اے نیکیوں کے طلب گار! رمضان کی ان خوب صورت ساعتوں میں خود کو قیام اللیل کا اس قدر خوگر بنا لے کہ تجھے اس کے سوا چین نہ آئے' کسی پل قرار نصیب نہ ہو۔ راحتِ دل اور سکونِ جاں تجھ سے روٹھ جائیں ــــ سکون اور قرار ملے ــــ تو فرائض سے کہیں بڑھ کر نوافل کی ادایگی اور عبدیت کے اظہار کے ان بے لوث جذبوں اور طریقوں میں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان خَصْلَةٌ مِنَ الْخَیْرِ ــــ کا یہی مفہوم ہے! اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ــــ کا اس سے کارگر اور بہتر طریقہ اور کوئی نہیں۔ سکون و اطمینان' یکسوئی اور فراغت کے ان لمحوں میں اپنے رب سے ہم کلامی' رضا جوئی اور مغفرت طلبی سے مبارک کام شاید ہی کوئی اور ہو!

رمضان ــــ شَهْرُ الصَّبْرِ ــــ صبر و استقامت کا مہینہ ہے۔ اس میں انجام دی جانے والی عبادت کا نام ''صوم'' ہے۔ اس کے معنی باز رہنا' ترک کر دینا اور چھوڑ دینا ــــ یہ حقیقت تو بڑی واضح ہے کہ اللہ کو اپنے بندے کا کھانا پینا چھوڑ دینا ہرگز مطلوب نہیں' یہ تو محض ایک علامتی عمل ہے ــــ اطاعت و تسلیم و رضا کے اظہار کا۔ اصل مقصود تو ضبطِ نفس ہے' اپنی خواہشات' تمناؤں اور کاموں کو ــــ زندگی کے ہر لمحے کو ــــ رب کے حکم کے تابع کر دینا۔ اپنے آپ پر اس قدر کنٹرول حاصل کر لینا کہ نفس کا بے لگام گھوڑا' اللہ و رسولؐ کے مکمل سپرد اور تابع بن جائے' اُسی کی اطاعت کے دائرے کے کھونٹے سے بندھا رہے' اسی کے گرد چکر لگاتا رہے' اللہ کی مقرر کردہ حدود و قیود کا پابند ہو جائے۔ ان سے تجاوز سے گریزاں رہے' خواہشاتِ نفس نہ تو اُس پر غالب آئیں نہ دنیا کی زیب و زینت اور چمک دمک اُس کی نگاہوں کو خیرہ کر کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے دامِ فریب میں گرفتار کرسکیں!

رمضان ـــــ استقامت کا مہینہ ہے! اطاعت و فرمانبرداری کے اعلان پر ڈٹ جانے کا مہینہ ـــــ ہوا ہو گو تندو تیز لیکن' چراغِ حق جلائے رکھنے کا مہینہ ـــــ ابتلا و آزمایش میں ثابت قدم رہنے کا مہینہ ـــــ اصحاب بدر کی طرح غلبۂ حق کے لیے ہتھیلیوں پر نذرانۂ جاں لے کر ہر آگ میں کود پڑنے' ہر خطرے کو سہہ لینے اور ہر آزمایش میں سرخرو ہو جانے کا نام ہے ـــــ رزمِ حق و باطل میں ۳۱۳ عالی قدر' پاکیزہ' عظمت و عزیمت کے پہاڑوں کی طرح اٹل ہو جانے کا مہینہ ہے۔

رمضان ـــــ اسی صبر و استقامت کے نتیجے میں قطار اندر قطار فرشتوں کے نزول' معاونت و موافقت اور عددی کم تری کے باوجود نصرت الٰہی کے لازوال اظہار کا مہینہ ہے۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ـــــ یہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ ـــــ اللہ کے حکم سے مخلص و مومن بندوں کے چھوٹے سے گروہ کے بھاری بھرکم لشکرِ باطل پر غلبہ کے معجزاتی اظہار کا مہینہ ہے! لیکن شرط وہی ہے ـــــ ایمان' اخلاص' تسلیم و رضا' صبر و استقامت ـــــ! پہلا معرکۂ حق و باطل ـــــ شریعت اسلامیہ کے پہلے ماہِ رمضان میں برپا ہوا ـــــ بھوک اور پیاس کے ساتھ ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کا امتحان!

نیکیوں کا وہ طلب گار جو رمضان کے مہینے میں صبر و استقامت کے ان جذبوں اور طرزِ عمل سے محروم و ناآشنا رہے۔ اللہ کو اُس کی بھوک' پیاس کی کوئی حاجت نہیں' نہ اُس کی بارگاہ میں اِس کی کوئی قدر و قیمت ہے۔ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

رمضان ـــــ شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ ـــــ ہمدردی اور خیر خواہی اور غم گساری کا مہینہ ـــــ حلقۂ یاراں میں بریشم کی طرح نرم ہو جائے' اللہ کی مخلوق ـــــ اللہ کے کنبے ـــــ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ ـــــ سے حسن سلوک کا مہینہ ـــــ اپنی بھوک پیاس پر قیاس کر کے دیگر محرومین' بندگانِ خدا کی ضروریات کا ادراک و احساس اور ان کی تکمیل کا مہینہ ہے۔ ہر صبح و شام سحر و افطار کے لمحوں میں اِسی احساس کی بیداری کا نام کہ تمھارے دسترخوان پر سجی ہوئی خدا کی بے شمار انواع و اقسام کی نعمتیں ایک جانب ـــــ تو دوسری جانب کسی یتیم' بیوہ' مسکین' فقیر' حاجت مند کے گھر کا چولہا شاید نجانے کتنے دنوں سے آگ کی حدت سے محروم ہو۔ کتنے گھروں میں فاقے ہوں' اور کتنے منہ نانِ جویں کے لیے ترس رہے ہوں!

اے نیکیوں کے طلب گار ـــــ! یہی تو مہینہ ہے' قربانی دینے کا۔ حاجت مندوں کے دُکھ دُور اور حاجتیں پوری کرنے کا ـــــ سیدنا علیؓ کی طرح کئی دن کے مسلسل روزوں کے باوجود سائل کی صدا پر روٹی کے موجود چند ٹکڑے بھی قربان کر دینے کا۔ یہی تو حقیقی اہل ایمان ہیں جو يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ اپنی شدید ترین ضرورتوں کے باوجود اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹا دیتے ہیں۔ یہ تو عظمت اور عزیمت کی داستانیں ہیں —— اللہ کو تو فقط اپنے بندے کا جذبۂ اخلاص مطلوب ہے۔ اس ماہِ محترم میں ہمدردی و غم گساری اور روزہ کھلوانے کے لیے خواہ دودھ کا ایک کٹورا ہو' یا کھجور کا ایک ٹکڑا —— یا پھر نمک کے چند دانے —— اللہ کی بارگاہ میں اُسی طرح محترم و معزز ہیں جیسے غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک مسلمان کی شب بھر کی کمائی چند کھجوروں کا آدھا حصہ صدیق اکبرؓ کے گھر کے ذرے ذرے اور عمر فاروقؓ کے آدھے گھریلو سامان اور عثمانؓ غنی کے ہزاروں درہم و دینار اور اناج کے ڈھیر پر بھاری تھے!

اے بھلائیوں کے طلب گار! آگے بڑھ کر اس ماہِ محترم کا استقبال کر —— کہ سعادتوں اور برکتوں کے یہ مواقع صرف تیری قسمت بنانے' تیرے نصیب جگانے کے لیے تجھے عطا کیے جا رہے ہیں۔ یقیناً شیطان اپنی چالوں کو آزمائے گا۔ تجھے اپنی ضرورتوں کا شدت سے احساس دلائے گا —— مگر یہ یاد رکھ —— اس مہینے میں ہر نیکی کا اجر ۷۰۰ گنا سے بھی زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور ارشاد نبویؐ ہے: شَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِيْنِ —— اس مہینے میں مومن کا رزق معمول سے کہیں زیادہ کر دیا جاتا ہے —— ذرا سوچو! —— چند کھجوروں' روٹی کے ٹکڑوں اور استطاعت کے مطابق مسکینوں اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے عوض یہ سودا کس قدر نفع بخش ہے!! اور پھر آخرت کی مصیبتوں اور تکلیفوں میں سے کسی مصیبت اور تکلیف سے نجات —— سونے پر سہاگہ۔ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً...... فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ!!

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ...... لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ' اہل ایمان پر روزوں کی فرضیت کا ایک مقصد انھیں تقویٰ کا خوگر بنانا ہے۔ وہ جذبہ و احساس اور شعور بیدار کرنا ہے کہ وہ کارزارِ حیات میں سنبھل سنبھل کر چلیں' اپنے دامن کو بچا بچا کر دنیا کی شاہراہوں پر سے گزریں' اس کی گندگی اور آلودگی سے اپنی قبائے کردار کو محفوظ رکھیں —— تقویٰ یقیناً مختلف مظاہر رُسوم میں نہیں' نہ ہی عبا و قبا' نہ تسبیح و محراب اور نہ ظاہر کے مخصوص انداز میں پوشیدہ ہے۔ تقویٰ کا مرکز تو دل ہے' دل و نگاہ جو مسلمان نہیں' خوفِ خدا سے لبریز نہیں' اس کی حیا دامن گیر نہیں —— تو کچھ نہیں!! تقویٰ تو اِس احساس کا نام ہے کہ بندۂ مومن زندگی کے تمام اُمور سرانجام دیتے ہوئے' فرار کی ہر راہ سے بچتے ہوئے' جملہ فرائض ادا کرتے ہوئے' تمام ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے —— ہر قدم' ہر موڑ' ہر گامِ حیات پر —— اللہ کی عزت و عظمت' جلال و جبروت' اختیار و اقتدار' طاقت و حکومت' سماعت و بصارت' حکمت و غلبے کے جملہ تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی فکر اور عمل کو اس کے احکام کے تابع اور اس کی مرضی و منشا کے مطابق رکھے —— ! تقویٰ —— بندۂ مومن کے اس جذبے کا نام ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُس کا رب اُسے وہاں نہ پائے جہاں جہاں سے اُس نے اُسے روک رکھا ہے۔ لَا يَرَاكَ مَوْلَاكَ حَيْثُ يَنْهَاكَ ۔اے بھلائیوں کے متمنی اور نیکیوں کے طلب گار!!

رمضان اسی تقویٰ کی افزائش اور نشوونما کا چندروزہ آفاقی تربیتی نصاب ہے! اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ــــ یہ چند روزہ مسلسل تربیت اس امر کا تقاضا ہے کہ رب کی رضا اور نیکیوں کے حصول کے لیے یہی صراطِ عمل تجھے اپنی زندگی کے باقی دنوں' شب و روز اور ماہ و سال میں اختیار کرنا ہے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ــــ اللہ کریم رؤف الرحیم نے تیرے لیے اس نصاب کو حد درجہ آسان کر دیا ہے! جس دین میں تو داخل ہوا' جسے تو نے اختیار کیا ــــ وہ تو دین فطرت ہے' تیری ضرورتوں' وسعتوں اور طاقتوں' مزاج' ماحول اور نفسیات کے مطابق ــــ کوئی بھی تعلیم' ہدایت اور حکم ایسا نہیں جو بندۂ مومن و مسلم مخلص پر گراں ہو ــــ! اَلدِّيْنُ يُسْرٌ ــــ دین تو سراسر آسان ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وارثانِ دین متین کو یہی ہدایت فرمائی۔ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا ــــ دین کو آسان بناؤ' مشکل نہیں۔ بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا ــــ بشارتیں بانٹو' نفرتیں نہیں ــــ!! تو اے بندۂ مومن! تیرے آقا و مولا نے رمضان کی بے حد و حساب فضیلتوں والی ساعتوں میں تیرے لیے کتنی ہی آسانیاں پیدا کر دیں ــــ کوئی مریض ہو یا مسافر ــــ روزہ نہ رکھ سکے تو ــــ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ــــ اپنی آسانی کے مطابق پھر کبھی جب ممکن ہو ــــ روزے رکھ کر ایک مہینے کی گنتی پوری کر لو ــــ! اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو ــــ تو پھر اللہ کے کچھ بندوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھلا کر ــــ فدیے کے ذریعے اس محرومی کی تلافی کرلو!

لیکن یاد رکھو ــــ! یہ تو رخصت ہے۔ اصحاب عزیمت رخصتوں کے نہیں عظمتوں کے طلب گار رہتے ہیں ــــ نیکیوں اور بخششوں کے تمنائی تو زندگی کی محدود ساعتوں کے ہر لمحے کو نیکیوں کے حصول میں صرف کرنے کو ترجیح دیتے ہیں ــــ قرآن کی رہنمائی بھی یہی ہے۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ــــ اگر تم رخصتوں کے باوجود روزے رکھ لو ــــ تو تمھارے کیا کہنے ــــ! تمھارے اجر و ثواب کی کیا ہی بات ــــ تمھارے لیے سراسر خیر اور بھلائی ــــ!! اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ــــ عارضی راحت و آرام تو رخصت اختیار کرنے میں ہے' مگر سکون قلب اور روحانی راحت ــــ تو راہ عزیمت اختیار کرنے میں ہی ہے۔ اگر تمھیں اس کے بارے میں علم ہو جائے! اور یہ شعور و آگہی ــــ اے نیکیوں کے طلب گار! اگر تیری طلب صادق اور جذبے پُرخلوص ہوں تب ہی یہ تجھے حاصل ہو سکتے ہیں!

اے بھلائیوں کے متمنی ــــ! تیرے لیے رمضان کی صورت میں نیکیوں کی فصل بہار میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رحمتوں کے گل وگلزار اس لیے سجائے گئے کہ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ —— یہ مہینہ بھی عام مہینوں جیسا —— ہزاروں سال سے اس کے شب و روز بھی یکساں قدر و قیمت کے حامل —— مگر اسے یہ عظمت اور تقدس اُسی وقت حاصل ہوا جب تاجدار نبوتؐ اپنی عمر عزیز کے اکتالیسویں سال اُتر کر حرا سے سوئے قوم آئے اور اپنے ہمراہ آفاقی' الہامی اور ابدی نسخہ کیمیا ساتھ لائے: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ —— یہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی —— بلاشبہہ اس دعوت اور صدا نے ساری سرزمین عرب ہلا دی! جھوٹے خداؤں کی خدائی —— انسان پر انسان کی حاکمیت —— ظلم' جبر' ناانصافی' بدامنی' توہین انسانیت' ذلت و رسوائی' حقوق غصبی' بداخلاقی' فحش و بے حیائی' لامحدود گمراہیوں اور پستیوں کے پھیلے ہوئے بدترین منحوس سائے اور اس کے نتیجے میں ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ —— خشکی وتری —— ہر جگہ' ہر قوم' ہر تہذیب' ہر رنگ' ہر نسل اور ہر علاقے میں ضلالت کی بھڑکتی ہوئی آگ اور فکری' عملی' اخلاقی' سیاسی' معاشی' معاشرتی —— فَسَاد —— کے عالم میں ایک شان دار' ہمہ گیر اور عالم گیر انقلاب کا پیش خیمہ —— نقطۂ آغاز —— صراطِ مستقیم —— راحتِ قلب ونظر' ہدایت فکروعمل —— ھُدًی لِّلنَّاسِ —— انسانیت کے لیے تاابد سرچشمۂ ہدایت —— اس کے دکھوں کا مداوا شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ —— حق و باطل کے مابین حدِ فاصل' امتیاز اور فرق —— الفرقان —— عبرت ونصیحت کا مرقع —— منشائے الٰہی کا بیان —— البیان —— القرآن —— مبارک ذکر —— بے ریب و بے شک —— ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ —— اپنے نازل کرنے والے کی لاریب 'ذات' اپنے نزول کے مرکز کی صداقت و امانت کے مسلّمہ کردار اور اپنے پیامبر —— وحی لانے والے جبریلؑ امین کی اطاعت و امانت کی مجسم دلیل —— اور اپنی تعلیمات کی حقانیت و صداقت اور انسانیت کی ہمہ پہلو' جامع ومکمل رہنمائی کی شہادت' ناطقہ بن کر ظہور پذیر ہونے والے —— قرآن عظیم —— کے آغازِ نزول کا مہینہ!!

رمضان کی یہ عزت وعظمت —— یہ قدر ومنزلت —— یہ شرف و مرتبت —— اسی نعمتِ تمام کے باعث —— اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ —— میں نے تمھارے لیے اپنا پسندیدہ' مرغوب' مطلوب اور برحق دین اسلام —— اس قرآن کی نعمت عظمیٰ کی صورت میں' اس کی آیات کے حوالوں میں —— مکمل کر دیا۔ یہی سب سے بڑی نعمت واحسان ہے اللہ رب العالمین کا اپنے بندوں پر۔ زندگی گزارنے کا سامان تو جانور بھی بالآخر کر ہی لیتا ہے۔ پہاڑوں کے غاروں میں بسنے والے درندوں' جنگل اور بیابانوں میں رہنے والے وحشیوں' پتھر کے اندر' سمندر کی تہوں اور زمین کی گہرائیوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موجود کیڑے مکوڑوں' آسمان کے پرندوں ـــــ ہر کسی کو وہ اپنے فضل و کرم سے رزق تو عطا کر ہی دیتا ہے ـــــ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا ۔لیکن اللہ کا اصل احسان ـــــ اور انعام تو ـــــ ہدایت ـــــ کا یہی سرچشمہ ہے۔ جو اُس نے فقط اپنے بندوں کو ـــــ انسانوں کو عطا کیا ـــــ اس عظیم قرآن کو سنبھالنے اور اس کا بوجھ اٹھانے اور امانت سنبھالنے سے زمین و آسمان نے انکار کر دیا۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا ـــــ مگر انسان کے نصیب میں یہ سعادت کبریٰ لکھی گئی۔ اس کے مقدر میں یہ عظمت آئی ـــــ وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ ـــــ!! رمضان ـــــ فی الحقیقت جشن نزولِ قرآن ہے۔ عظیم امانت کے بار ذمہ داری کے احساس دہی اور حق کی ادائیگی کی یاد دہانی کا مہینہ ہے!

وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰاکُمْ ـــــ رمضان بندۂ مومن پر اس لیے بھی فرض ہوا کہ اللہ کے بندے اس کی عظمت و کبریائی کے ترانے گائیں' اپنے قول و عمل سے اُسی کی بڑائی کا اقرار و اظہار کریں۔ نمازوں کے اوقات میں ـــــ اذان و تلاوت میں ـــــ رکوع و سجود میں' تسبیح و تہلیل میں ـــــ دعا مناجات میں ـــــ اللّٰہ اکبر' اللّٰہ اکبر ـــــ وللّٰہ الحمد ـــــ سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم ـــــ حمد و ثنا' پاکیزگی و عظمت ـــــ سب اُسی برتر و بزرگ کے لیے! جس نے ہدایت سے آشنا کیا۔ قرآن کی نعمتِ عظمیٰ کی صورت میں زندگی گزارنے اور آخرت کا سامان کرنے کا جامع' ہمہ پہلو قرینہ سکھایا۔ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عمل کا اعلیٰ' کامل اور بہترین اسوہ عطا کیا۔

رمضان کی صبحوں' شاموں' دن اور راتوں میں زمین و آسمان کے مابین لامحدود وسعتوں میں انسانوں' فرشتوں' پرندوں کی یہ تسبیح' اللہ کی یہ تسبیح' اللہ کی یہ حمد و ثنا' احسان شناسی اور اعترافِ نعمت ہے عَلٰی مَا ھَدٰاکُمْ ـــــ اُس ہدایت کی اُس فضیلت کا جس سے اے بندۂ مومن ـــــ فقط تو فیض یاب ہوا ـــــ اعلانِ کبریائی کے اس روزانہ و شبانہ نصاب کے اختتام پر یومِ عید سجدۂ شکر بجا لانے کے لیے جاتے ہوئے' گلیوں' محلوں' شاہراہوں' بازاروں' گھروں ـــــ ہر سمت' ہر جانب یہی ترانۂ شکر' یہی نغمۂ کبریائی ـــــ اللّٰہ اکبر' اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد ـــــ یہ تو زبان ہے اور پھر زندگی کا ہر لمحہ' عمل کا ہر میدان ـــــ اسی کا عملی اقرار ـــــ اللہ کے حکم اور عظمت کے شعوری غلبے' اللہ کے دشمنوں کی ـــــ اس کے دین ـــــ اس کے قرآن کی مخالفت ـــــ اس کے رسولؐ کی عدم اطاعت کے لیے جدوجہد کرنے والوں کی سرکوبی ـــــ یہی تو مومن مخلص کی زندگی کا مقصد ـــــ اُس کا منصب ـــــ اور اس کا فرض ـــــ اُس کی زندگی کا خراج اور بندگی کا اصلی اظہار ہے۔ یہی نعمت ہدایت کی حق شناسی ہے!!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ـــــ رمضان انھی نعمتوں پر شکرگزاری کا آفاقی لائحہ عمل ہے! اللہ کی نعمتیں بے شمار ـــــ اس کے احسان لامحدود۔ اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور ان میں سب سے بڑی نعمت ـــــ قرآن ـــــ ہدایت ـــــ دین حق کا شعور' اقامت دین کا جذبہ ـــــ داعیٔ حق کا اسوہ و سیرت ـــــ وارثانِ دین متین کی رہنمائی ـــــ اہل ایمان' اہل حق کی رفاقت: تحریک اسلامی ـــــ اللہ کے دین کے غلبے' اس کے اعلاء اور اس کی عظمت و کبریائی کی جدوجہد میں شرکت ـــــ یہ سب اللہ کی لازوال' انمول نعمتیں ہیں۔ انھی کا حق اور تقاضا کہ اعترافِ نعمت کی ہر جدوجہد اور ہر صورت میں پُرخلوص' مکمل اور بھرپور شرکت!!

اے نیکیوں کے خوگر ـــــ بندۂ مومن!!

رمضان کے انھی شب وروز کی سعید ساعتوں میں اپنے مقصد ـــــ نیکیوں کے حصول کے سفر کے دوران کچھ خاص لمحے اللہ کی قربت کے ـــــ تیرے مَن کی مراد بَر لانے' تجھے عطا ہوں گے۔ تجھے ان لمحوں سے خوب اور بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ مالکِ مختار و مقتدر کے حضور دستِ سوال دراز کیے رکھنا ہے' جب تک تجھے وہ سب کچھ نہ مل جائے' جس کا تو متمنی و مشتاق ہے ـــــ جس کے لیے تو سرگرداں ہے! انھی سعید لمحوں میں تیرا رب تجھے پکار پکار کر کہے گا ـــــ اِنِّىْ قَرِيْبٌ - اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ـــــ میں اپنے بندوں کے دل و دماغ' جسم و جاں' اور شہ رگ کے قریب ہوں۔ ان کے وجود کا حصہ ہوں۔ وہ مجھے پکاریں تو سہی ـــــ میں ہمہ وقت اُن کی دعا ـــــ اُن کی صدا ـــــ اُن کی پکار سننے' ان کی حاجت روائی کرنے' ان کی مرادیں پوری کرنے کے لیے مستعد و تیار رہتا ہوں۔ وہ اگر مجھے ہی پکاریں ـــــ صرف اور صرف مجھے ـــــ تو میں اُن کی آنکھیں' ہاتھ پاؤں' کان اور جسم کا حصہ بن کر' اپنے معجزے اور کرشمے دکھاتا ہوں! میں اپنے بندوں کی ہر دعا سنتا ہوں۔ اُن کی ہر خواہش پوری کرتا ہوں۔ میرے لامحدود' وسیع خزانوں میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوتی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبو کر واپس لانے سے ہوتی ہے۔ یہ تو میرا بندہ ہی تھڑدلا اور کم ظرف ہے جو مجھ سے صرف وہی مانگتا ہے' جو وہ نہ بھی مانگے' تو بھی بحیثیت ربّ العالمین ـــــ پروردگارِ خلائق ـــــ میں اُسے اُس کے مقدر کا لکھا بہرصورت' عطا کرتا ہی رہوں گا۔

اے بندۂ مومن! اُسی خالق ارض و سما نے تو تیرے لیے زمین و آسمان مسخر کر دیے' ہر چیز تیری خدمت میں ـــــ تیری سہولت کے لیے فراہم و میسر ـــــ اپنے رب کے حکم کی تکمیل میں تیرے لیے مصروفِ عمل ـــــ یہ زمین و آسمان ـــــ شجر و حجر ـــــ درند و پرند ـــــ آسمان کی برکتیں اور زمینوں کے خزانے ـــــ سب تیرے لیے ـــــ! مگر تو ہی ناداں جو چند کلیوں پر قناعت کر گیا! گلشن ہستی میں تیرے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہی تو اقتدار و اختیار‘ خلافت و امامت‘ سیادت و قیادت ---- کیا کچھ نہ تھا ---- ! تو ہی اس نظامِ ہستی کا سب سے معزز و محترم اور اشرف ---- اس جیسے کتنے ہی آفاق تیرے وجود کا حصہ ---- مگر کس قدر بدنصیب ہے تو ---- اے بندۂ مومن! کہ کافر کی طرح اپنے وجود کے ہزار آفاقوں کو چھوڑ کر اسی عارضی و ناپایدار‘ حقیر و کم تر آفاق میں گم ہے۔ اپنے مقصد و مرتبت‘ فرض اور ذمہ داری سے غافل ہے!

اللہ کی قربت کے ان سعید لحوں میں ---- سب تمناؤں کو دل سے جھٹک کر ---- فقط رشد و ہدایت‘ مغفرت و رحمت‘ بخشش و غفران کی دعا ہی کرنا‘ دنیا کا کچھ نہ مانگنا‘ یہ مل بھی جائے۔ یقین رکھ مَن چاہا سب کچھ ضرور ملے گا ---- اس لیے کہ اُس نے کہہ دیا ---- اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ---- جب بھی وہ پکارے‘ جو چاہے میں ضرور پوری کرتا ہوں۔ جو دنیا کے طلب گار ہوں گے‘ انھیں دنیا ملے گی‘ جو آخرت کے طلب گار ہوں انھیں نہ صرف دائمی زندگی آخرت کی عزت و شرف‘ عظمت و راحت میسر آئے گی بلکہ نَزِدْلَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ---- ہم اس کی تمنا‘ طلب‘ آرزو‘ جستجو میں بھرپور اضافہ کریں گے اور اس کی فصلِ اُمید کو خوب ہرا بھرا بنائیں گے۔ یاد رکھ ---- آخرت کے مقابلے میں دنیا کی فانی راحتوں اور عارضی سہاروں اور وقتی فائدوں کی تمنا کرنے والوں کو نؤتہ منھا ---- ہم یہ سب کچھ دیں گے ---- وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ آخرت میں ان کا دامن بالکل خالی ہوگا۔ کف افسوس ملنے‘ دنیا میں واپس جا کر ایک بار پھر اطاعت و وفاشعاری کی راہِ مستقیم پر چلنے‘ تلافیٔ مافات کرنے کی تمنا ---- اب بے کار ہوگی ---- !

اے بندۂ مومن! تیرے لیے بہتر طرزِ عمل بس یہی ہے ---- فقط یہ دعا کرنا ---- رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ---- اے پروردگار! اے مالک! دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں‘ ساری نعمتیں‘ ساری بخشش و عطا جو تو نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں ---- ہمیں بھی عطا کر دے ---- بندۂ مومن! اپنی ذات کے لیے بھی مانگنا‘ اور اُمت کے لیے بھی ---- سب اہل ایمان کے لیے ---- اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَلْاَحْیَاءُ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ ---- اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ ---- اور پھر یہ دعا بھی کرنا ---- وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ---- اے اللہ! ہمیں محفوظ رکھنا ---- کسی بھی چھوٹی بڑی لغزش‘ بے احتیاطی‘ فکری و عملی کوتاہی سے ---- جو تیرے غضب کو دعوت دے اور عذاب جہنم سے قریب تر کر دے!

اے بندۂ مومن! یہ دعا بھی کرتے رہنا ---- اور بار بار کرنا! اے اللہ! عطاے ہدایت و ایمان کے بعد لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ---- ہمارے دلوں کو ہر قسم کی کجی سے پاک رکھنا۔ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ---- بس اپنی رحمت ہی کا سزاوار بنانا!! پیغمبر علیہ السلام‘ اصحاب عالی مرتبت اور اولیاء و صلحا سب ہی اللہ کے فضل و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرم کے طفیل نجات سے ہمکنار اور جنت سے سرفراز ہوں گے ——— ہم جیسے سیہ کار، خطا کار اور اپنے رب سے غافل ——— موقع پرست تو اس فضل و رحمت کے زیادہ ——— بہت زیادہ طلب گار ہیں!

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ——— رمضان المبارک کا تقدس و احترام، اس کی عظمت و مرتبت کا لحاظ، اس کے احکام و مسائل کا لحاظ اور پابندی، روزے اور اس سے متعلق جملہ الہامی ہدایات پر عمل درآمد۔ یہ سب ایک طرف تو اللہ کی رحمت و نعمت اور بخشش و غفران کے وسیلے ہیں، تو دوسری طرف اللہ کی حدود ——— جنھیں اللہ نے اپنی کتاب میں بڑی وضاحت اور حدیث رسولؐ کے ذریعے بڑی صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کے حوالے سے بھی بندۂ مومن کو محتاط و خبردار رہنا لازم ہے۔

اے نیکیوں کے طلب گار! آ، کہ رمضان کے اس جشن بہاراں کا بھرپور استقبال کرنے کے لیے، اپنے دامن کو خطاؤں، غلطیوں اور لغزشوں سے جھاڑنے کے لیے، مغفرتوں، بخششوں اور رحمتوں کو سمیٹنے کے لیے ——— دل میں اعتراف جرم کے احساس، جبین پر ندامت کے قطرے اور آنکھوں میں خشیت کے دیپ سجائے، سر جھکائے، ہاتھ اٹھائے سوچ اور عمل کی تعمیر و تطہیر کے جذبے سینے میں چھپائے ——— راہبر و رہنما ——— آقا و مولا ——— صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن پاکیزہ نقوشِ سیرت اور روشن روشن اُسوہ اور قدم قدم ہدایت کے منور راستوں، باتوں اور حدیثوں میں روشنی کی منزل، ہدایت کی قندیل اور عمل کی راہیں تلاش کریں!!

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ ——— جب رمضان سایہ فگن ہوتا ہے تو ———

فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ——— جنت: ہر مومن مخلص کی اول و آخرت شدید تمنا! يَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ اَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ - ہر شخص جنت میں داخلے کا آرزومند! وہی اس کا وارث، وہی اس کا مستحق ——— اُسی کے لیے تیار و ہموار! جنت تو ہے ہی اللہ کے نیک بندوں کی ——— بڑی بدنصیبی ہے کہ وہ اپنے اعمال کے سبب اس سے محروم رہیں۔ بندۂ مومن اپنی کوتاہیوں کا ادراک و استغفار کر کے رمضان کے موسمِ بہار میں جنت میں داخلے کا ساماں کر سکتا ہے۔ جنت کے بہت سارے دروازے ——— بندۂ مومن کے باعزت داخلے کے لیے ——— مگر ایک خاص دروازہ ——— باب الریان ——— جو صرف اہل صوم یعنی روزے داروں کے لیے مخصوص ——— لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ ——— ان کے سوا کسی اور کو یہاں سے داخلے کی اجازت نہ ہوگی۔ بندۂ مومن رمضان کی سعید ساعتوں میں اپنے اخلاص و اسلام (سپردگی اور اطاعتِ کامل) کا اس قدر بکثرت مظاہرہ کرے کہ وہ ان آٹھ بہشتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دروازوں میں سے کسی ایک بالخصوص باب الریان سے داخلے کا مستحق قرار پائے!

غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ ـــــ جہنم کے دروازے بندۂ مومن کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں! جہنم تو ہے ہی ناشکروں' محسن کشوں' ناسپاسوں کے لیے ـــــ! جو اپنے عمل سے اور کردار سے دعوت حق ٹھکرانے' اس سے فکری و عملی اعراض کرنے اور اپنے مالک و خالق کی نافرمانی کے رویے سے اس کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ کچھ اہل ایمان بھی ـــــ غفلت اور شیطان کی چالوں کا شکار ہو کر ان کے رفیق و قرین بن کر جہنم کے دروازوں کے قریب ہو جاتے ہیں ـــــ فَسَآءَ قَرِیْنًا یہ دوست بھی بے حد بُرے' وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ـــــ اور جہنم بدترین ٹھکانہ ـــــ بندۂ مومن کے لیے یہ بشارت بھی ہے کہ موت کے آخری لمحے سے پہلے جہنم کے بالشت بھر فاصلے پر پہنچ جانے کے باوجود وہ اپنے اخلاص وحسنِ عمل سے جہنم سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ رمضان کا مہینہ اُسے یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ توبہ و استغفار کے ذریعے جنت سے قریب اور جہنم سے دُور ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ ـــــ کی دُعا اِسی راستے کی صدائے نجات ہے!

سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنَ ـــــ شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں ـــــ! شیطان تو بندۂ مومن کا کھلا دشمن ہے ـــــ عَدُوٌّ مُبِیْنٌ ـــــ بڑا بااثر' چال باز' اور بڑا متاثر کن بلکہ گمراہ کن' بدترین دوست اور قبیح ترین دشمن ہے۔ اللہ کا کھلا باغی' مغرور' متکبر' سیہ کار و بدکار ہے۔ اہل ایمان کو اسی سے سب سے زیادہ محتاط و خبردار رہنے کی ہدایت کی گئی۔ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ـــــ اسے دوست نہیں ـــــ دشمن ہی سمجھنا!!

رمضان میں وہ ماحول اور فضا قائم ہوتی ہے' جو شیطان کے لیے اللہ کے مخلص بندوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں سازگار اور معاون نہیں رہتی۔ اللہ کے بندے اپنے رب کے حضور حاضر اور اس سے وابستہ رہتے ہیں۔ شیطان کا کام مشکل بلکہ ناممکن بن جاتا ہے' البتہ بدبخت و محرومین کے لیے شیطان کی کارگزاریاں موثر ثابت ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ کا ذکر ـــــ قرآن کی تلاوت ـــــ موت کے بعد حاضری اور جواب دہی کا احساس' تصور اور یقین ـــــ بندۂ مومن کے لیے شیطان کے حملوں سے بچنے کا کارگر نسخہ ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ وہی پیغام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور فرمانِ عالی شان: الصوم جُنَّةٌ ـــــ روزہ ڈھال ہے ـــــ میں مستور ہے۔ رسولؐ اللہ کا یہ فرمان کس قدر برحق اور لائق صد احترام ہے کہ روزہ بندۂ مومن کے گرد ایک ایسا ہالہ' حصار اور حدِ فاصل باندھ دیتا ہے' جو اُسے آلودۂ خطا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اُسے ہدایت ہے کہ روزے کی حالت میں اگر کوئی اُس سے لڑے' گالی دے' یا آمادۂ معصیت کرے ـــــ وہ فقط اِسی ڈھال کو اپنے وجود کے گرد تان لے ـــــ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

––– اے شیطان کے چیلے! میں تیری چال کا شکار ہرگز نہیں بن سکتا کیونکہ میں روزے سے ہوں ––– اللہ کی پناہ میں ہوں اور روزے کے حصار میں ہر خطرے سے محفوظ ہوں ––– !

اے نیکیوں کے طلب گار اور جنت کے متمنی!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت بھی پیش نظر رہے! جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو فلا یرفث ––– تو بُری بات نہ کہے ––– ولا یصخب لڑائی جھگڑا اور دنگا وفساد نہ کرے۔ برائی زبان اور ہاتھ دونوں سے ––– اس کے قریب نہ پھٹکے۔ اگر کوئی اُسے مجبور کرے تو کہہ دے ––– انی امرؤٌ صَائِمٌ ––– میں تو روزے سے ہوں ––– ! زبان کی برائی ہمیشہ بڑے فساد کا سبب بنتی ہے۔ زبان کا یہی غلط استعمال جنت سے محرومی کا سبب بنتا ہے۔ اسی لیے حفاظت لسان پر جنت کی ضمانت دی گئی ہے! برائی کا یہ معمولی آغاز، حدود اللہ سے تجاوز اور جہنم میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں زبان اور ہاتھ کے غلط استعمال سے محفوظ رکھ۔ رمضان ––– اسی تربیت کا ایک موثر نصاب ہے۔ روزے کا احساس بندۂ مومن کو براہِ راست اللہ کی نگرانی، پناہ اور حفاظت میں دے کر بندۂ مومن کو گناہوں سے اور برائیوں سے ہمیشہ کے لیے بچتے رہنے کا عادی بنا دیتا ہے!!

اَوَّلَہٗ رَحْمَۃٌ ––– رمضان کا پہلا عشرہ رحمت کا پیام ہے ––– رمضان کے آتے ہی رحمتوں کے در کھل جاتے ہیں۔ قدم قدم پر رحمتیں سایہ فگن ہو جاتی ہیں۔ نیکی کے بے شمار مواقع میسر آتے اور بے پناہ، کئی گنا اجر وثواب کا باعث بنتے ہیں۔ برائیوں سے نفرت کا جذبہ اُبھرتا، اور اس اجتناب کا داعیہ پیدا ہونا ––– یقیناً اللہ کی رحمت ہے۔ اذان کی آواز ––– باجماعت نمازوں کے غیر معمولی روح پرور مناظر، تلاوت قرآن کی صدائیں، توبہ واستغفار کی دعائیں، سحر وافطار کے پُرکشش مناظر ––– بندگی واطاعت کے مظاہر ––– یہ سب اللہ رب العالمین کی وسیع رحمتوں کے لازوال اشارے ہی تو ہیں ––– !

اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ ––– رمضان کا دوسرا عشرہ۔ مغفرت ––– گناہوں سے بخشش طلبی کا شان دار موقع ہے ––– رحمتوں سے فیض یاب ہونے والا بندۂ مطیع وسلیم اب اپنی دعاؤں اور مناجاتوں، تلاوتوں اور نمازوں کی باقاعدگی اور روزوں کی پابندیوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ اب اس بات کا سزاوار اور اہل ٹھہرتا ہے کہ بارگاہ ذوالجلال میں دستِ دُعا دراز کرسکے۔ اپنی خطاؤں پر عرقِ ندامت بہا سکے، اپنی لغزشوں کا اعتراف کرسکے، اور پھر توبہ واستغفار کے ذریعے مغفرت کی درخواست پیش کرسکے!

بشارت ہے اے بندۂ مومن مخلص تیرے لیے ––– ! مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ––– وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذَنْبِہٖ ـــــ اگلے پچھلے تمام گناہوں سے مغفرت مشروط ہے رمضان المبارک میں پورے اخلاص اور سچائی کے بے لوث جذبوں کے ساتھ اللہ کے حکم پر مکمل ایمان' اُس کی عظمت و قدرت کے مکمل ادراک' اس کی رحمتوں اور مغفرتوں کی بھرپور تمناؤں اور اُمیدوں' اپنی خطاؤں اور بدعملیوں کے مکمل اعتراف و احساس' ندامت اور شرمساری' آیندہ نہ کرنے کے عزم و اقرار کے ساتھ ـــــ! اگر بندۂ مومن ان جذبوں سے آشنا ہو جائے تو پھر رمضان کے دنوں میں بھوک' پیاس برداشت کرنا' لذتوں اور راحتوں سے دُور رہنا' گناہوں اور خطاؤں سے اجتناب کرنا اور راتوں کو تراویح و تہجد میں سر نیاز خم کرتے رہنا' چپکے چپکے آنسو بہا بہا کر رحمت و مغفرت کی التجائیں کرنا ـــــ اُس کے لیے گناہوں سے کفارے اور نجات کا موجب ہوگا ـــــ

وَآخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ ـــــ رمضان کا آخری عشرہ۔ اللہ کی عنایتوں اور عطاؤں کے عروج کا زمانہ ہے۔ صرف آخری عشرہ ہی نہیں ـــــ ترمذی کی ایک روایت کے مطابق: لِلّٰہِ عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ ـ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ ـــــ رمضان کی ہر رات اللہ کی رحمت اپنے جوبن پر ہوتی اور بندۂ مخلص کے لیے آگ سے نجات اور رہائی کا سبب بنتی ہے۔

اے بندۂ مومن! اے نیکیوں کے طلب گار!! اے نجات و غفران کے متمنی!! تجھے آخر اور کیا چاہیے؟ ایک بندے' ایک غلام کو آقا و مولا کی رضا اور اس کی مغفرت کے علاوہ کچھ اور عزیز و مطلوب ہونا ہی نہیں چاہیے!! جہنم سے آزادی کا یہ پروانہ یقیناً رمضان کے بعد اس کی پابندیوں کو بھلا دینے اور ایک بار پھر شیطان کی غلامی اور دنیا کی اسیری کا اجازت نامہ ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو خَسِرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَة ـــــ اے بندۂ مومن! تیرا تو بڑا ہی گھاٹا ہو گیا ـــــ دنیا بھی تباہ ہوئی ـــــ عقبیٰ بھی برباد ـــــ نہ ہی خدا ملا' نہ وصالِ صنم!! جہنم سے یہ آزادی تو مشروط ہے۔ رب کائنات و منعمِ حقیقی کی مستقل وفاداری' وفا شعاری اور کامل اطاعت گزاری سے!

اے روزہ دار ـــــ بندۂ مومن!

تیرے لیے نیکیوں کے اس موسم بہار میں خوشیوں' فرحتوں کے بے شمار لمحے ہیں۔ اس کا ہر روز روز عید' ہر عید شب برأت' ہر عمل باعث نجات ـــــ مگر خاص طور پر دو مواقع تو خوشیوں کی انتہا قرار دیے گئے۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَان ـــــ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں۔ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ ـــــ ایک خوشی آقا و مولا کے حکم کی بے لوث' بے ریا' بے خطا تکمیل پر رمضان کی ہر شام ڈھلنے پر ـــــ اذان کی آواز بلند ہونے ـــــ روزہ افطار ہونے پر ـــــ اور دوسرا فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ ـــــ اپنے اَن دیکھے آقا و مولا' جس کی اطاعت و فرماں برداری میں تو نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر کیا' جس کی خاطر دنیا کو ٹھکرا دیا' اس کی ہر زیب و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زینت کو مسترد کر دیا' اپنے نفس کو اللہ ورسول کی مرضی کے تابع بنا کر خواہشات سے دُور رکھا۔ اللہ کی خاطر محبت' اسی کی خاطر نفرت' اُسی کی رضا مقدم' اُسی کی جانب کامل توجہ' اُسی کے حکم کی پاسداری' اُسی کے دین کے غلبے کی جدوجہد' اُسی کے نام کی سربلندی کے لیے کوشش—— اُسی سے زندگی کی ہر اُمید' ہر تمنا' ہر درخواست اور ہر خواہش کی وابستگی' اُسی کے در پر جبین نیاز خم' اور اُسی کے فیصلوں پر صابر وشاکر۔ اُسی کا پروردہ اور اُسی کا غلام—— جسم وجاں' فکر وعمل' قلب ونظر—— ہر ایک اُسی کے اشاروں کے تابع۔ اُسی عظمت وجبروت کے مالک سے ملاقات—— اس کی بارگاہ میں حاضری—— اُسی کا سامنا' اور اُسی کی رضا کی عطا کا لمحۂ سعید!! اپنے رب کا دیدار اور اس سے ملاقات!—— سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم!!

اے نیکیوں کے طالب——! خوش ہو جا کہ رمضان اور قرآن دونوں تیرے لیے شفیع بن جائیں گے' اُس روز جب کوئی سفارش' فدیہ اور مدد ومعاونت کام نہ آئے گی!

پیغمبر اور رسول' ولی اور قطب' شقی اور سعید' صالح اور بد' مومن وکافر سب ہی میدان حشر میں' نفسانفسی کے عالم میں مضطرب' بے قرار اور کانپتے ہوں گے۔ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی بھی ایک لفظ کہنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ ہر شخص شفاعت کا منتظر اور متمنی ہوگا' ایسے میں اے روزہ دار—— اَلصِّیَامُ وَالْقُرآنُ یُشَفِعَانِ لِلْعَبْدِ—— قرآن اور روزے بندۂ مومن کے سفارش بن جائیں گے۔ روزہ کہے گا اے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوات نفس سے باز رکھنے کو کہا تو یہ بندہ اس کو بجالایا۔ میری سفارش قبول کر۔ قرآن کہے گا—— اسے میں نے راتوں کو نیند سے دُور رہنے' مجھے پڑھنے' سننے' سمجھنے اور غور وفکر کرنے کی دعوت دی' تو تیرا یہ اطاعت شعار بندہ اس کو بھی مان گیا—— لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش بھی قبول کر——! اے نیکیوں اور مغفرتوں کے طلب گار! تیرے پُرخلوص روزوں کے صدقے رب العالمین تیرے حق میں یہ دونوں سفارشیں قبول کرلے گا——! اگر تو نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرا دیا تو بھی تیرا اجر ویسا ہی۔ اگر کسی کو پانی پلا دیا تو قیامت کے روز اللہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے پانی نصیب کرے گا' پھر تو کبھی پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اے روزہ دار——! تیری عظمت اور اللہ کے ہاں تیری قدر ومنزلت کے کیا کہنے!! تیرے روزے اور بھوک پیاس کے سبب تیرے منہ کی بساند بھی اللہ کو مشک وعنبر سے زیادہ محبوب۔ لَخَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِن رِیح یمسك—— اور رمضان کے اس عظیم مہینے اور اس کی رفعتوں کا نقطۂ عروج وکمال—— لَیْلَۃُ القَدرِ - خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَہْرٍ۔ ایک بے پناہ اجر وثواب' انسان کے فہم وشعور کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدود سے کہیں بڑھ کر عظمتوں کی حامل ہزار مہینوں کی عبادتوں سے کہیں زیادہ برکتوں کی رات' تا حد فرش و عرش فرشتوں کے غول در غول' جبریلؑ امین کی آمد ـــــ اور عرشِ الٰہی پر اپنے بندوں کی عبادتوں' ریاضتوں اور اطاعتوں سے آگاہ ہونے اور اُن کے قریب تر ہونے کے لیے اللہ ذوالجلال والاکرام کی تشریف آوری ـــــ سَلامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ـــــ کائنات کے ہر اطاعت شعار' وفادار اور عبادت گزار کے لیے طلوع فجر تک امن و سلامتی' بخشش و عطا' رحمت و مغفرت کی نہایت قدر و منزلت' عزت و عظمت اور شرف و مرتبت والی رات ـــــ!!

اے نیکیوں کے طلب گار! آگے بڑھ! اور اس شب وصل کی ساری لذتیں' ساری نعمتیں ـــــ اپنے دامن میں سجا لے۔ رحمتوں کی اس برکھا سے اپنے مَن کو بھی سیراب کر لے! بجا کہ اس شبِ قدر کی سعادتیں' رحمتیں اور مغفرتیں لامحدود ـــــ اور تیرا ظرف ـــــ بہت ہی محدود ـــــ! مگر ـــــ آگے بڑھ اپنے دامن میں جس قدر سمیٹ سکے' سمیٹ لے۔ اگر تو اس شب کی سعادتوں اور خیر و بھلائی سے محروم رہ گیا ـــــ تو فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ ـــــ سب کچھ اکارت گیا' ساری ریاضت بے ثمر رہی اور تیرا دامن خالی ہی رہا۔ یہ بڑی محرومی اور بڑی بدبختی ہے!

شبِ قدر کا ہر لمحہ ـــــ رب کی رضا' قبولیتِ توبہ اور رحمت و غفران کا لمحہ ہے! اس رات کی ہر ساعت گراں قدر اور بیش بہا ہے۔ ممکن ہے آسمان سے کوئی نور بھی برستا ہو۔ کوچہ و بازار' گلیاں' محلے' سڑکیں شاہراہیں' آسمان و زمین کی وسعتیں روشن ہو جاتی ہوں۔ مگر ـــــ شب قدر میں اصل روشنی اور نور تو انسان کے اپنے اندر پھوٹتا ہے! اس کی وفاشعاری' اطاعت گزاری' اخلاص نیت و عمل' اس کی بے لوث ریاضت و عبادت' اُس کی خفیہ و علانیہ دعا و مناجات ـــــ اُس کے قلب و نظر کو روشن و منور کر دیتے ہیں ـــــ محض تسبیح کے دانے' ماتھے کے محراب اور حضوری و شوق' اضطراب و تڑپ سے عاری سجدے' مفہوم و معانی سے محروم تلاوت' خشیت و اخلاص سے خالی ذکر ـــــ لیلۃ القدر کی عظمتوں سے ہمکنار نہیں کر سکتے!!

رمضان کی کسی بھی شب' کسی بھی ساعت ـــــ اور بالخصوص آخری عشرے کی طاق راتوں کے مخصوص لمحات میں اگر اے بندۂ مومن! تیرے دل کو سُراغ زندگی مل جائے' ہدایت کی روشنی نکھر آئے' فکر و عمل اور مقصدِ حیات کا شعور عطا ہو جائے' نیت کا خلوص اور عمل کا جذب و کیف اور داعیہ پیدا ہو جائے۔ تو سمجھ لے کہ یہی شب قدر ہے جس نے تجھے بدل کر رکھ دیا ہے' تیری شب تاریک کو سحر کر دیا ہے۔ تجھے یہ رات مل بھی جائے ـــــ! مگر تیرے اندر انقلاب پیدا نہ ہو' تحریک و اضطراب برپا نہ ہو۔ یہ فقط رَت جگا ہے! دکھلاوا ـــــ ریاکاری اور رسم دنیا ہے ـــــ لیلۃ القدر کی عطا نہیں ـــــ اس سے محرومی ہے!!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اے نیکیوں کے طلب گار! اس شب کو اگر تجھے دل کا سرور اور ہدایت کا نور عطا ہو تو ہاتھ پھیلا کر فقط یہی دعا کرنا ــــ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ــــ اے مالک! تو بڑا بخشنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، بس! مجھے اور کچھ نہیں صرف تیری مغفرت چاہیے۔ یہی سب سے بڑی نعمت مجھے بھی عطا کر دے!!

اے نیکیوں کے طلب گار! تیرے خلوص اور وفاشعاری کے جذبوں کے لیے ایک اور مژدۂ جانفزا ــــ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ــــ روزہ تو ہر ریا سے پاک، نمایش کے ہر خدشے سے مبرا اور شرکت کے ہر شائبے سے خالی ــــ فقط میرے لیے ہے! لہٰذا میں اپنے تمام ضابطوں، قاعدوں اور طریقوں سے مختلف ــــ تیرے خیال و شعور سے کتنا ہی آگے، بے حدوحساب ــــ اجر و جزا سے نوازوں گا ــــ بلکہ اَجْزِیْ بِہٖ ــــ میں مالکِ ارض وسما، اپنے آپ کو تیرا بنا دوں گا تو میرا بن گیا، لے! میں بھی تیرا ہو گیا ــــ بتا! تجھے اب اور کیا چاہیے!! تو نے میری خاطر اپنی نیند، آرام، خواہشاتِ نفس، کھانا پینا، سب کچھ قربان کر دیا۔ میری ہی بارگاہ سے وابستہ اور پیوستہ رہا ــــ دیکھ! تیری وفاؤں کا کتنا بڑا صلہ دیا ہے میں نے!!

اے بندۂ مومن!! اے نیکیوں کے طلب گار!!

رمضان تیری وفاؤں، شکرگزاریوں اور ایمان و عمل کا امتحان ہے! تیرے اخلاص و محبت کے دعوؤں کی آزمایش ہے۔ کھرے اور کھوٹے کی کسوٹی ہے۔ کون ہے جو رب کی بارگاہ میں تسلیم و رضا کے ساتھ سرخم کیے رکھتا ہے، اور کون ہے جو رمضان کی سعید ساعتوں اور قدم قدم مغفرتوں کے مواقع کے باوجود اپنا دامن خالی رکھتا اور اپنے مقدر میں دین و دنیا کی محرومیاں لکھ لیتا ہے!

رمضان ــــ شکرگزاری، تقویٰ اور ہدایت کا صراطِ مستقیم ہے ــــ جس کی تمنا اللہ کی حمدوثنا کرنے والا ہر بندۂ مومن اھدنا الصراط المستقیم ــــ کی دعاؤں کے ساتھ کرتا ہے۔

رمضان ــــ کتاب ہدایت ــــ قرآنِ عظیم کی تعلیمات سے آگاہی، غوروفکر اور تدبر کا مہینہ ہے۔ دلوں کے زنگ دُور کرنے اور بصیرتوں کے قفل توڑنے، فکروشعور کی جلا اور علم و عمل کی راستی کا ساماں کرنے کا مہینہ ہے۔

رمضان ــــ معاشرے کی اصلاح، غلبہ حق کے جذبے سے سرشاری، اقامت دین کی جدوجہد اور دعوت و تحریک کا مہینہ ہے۔ برائی کی سرکوبی اور نیکی کے فروغ کی تحریک برپا کرنے کا عملی خاکہ ہے۔

رمضان ــــ صبرو استقامت، ہمدردی و غمگساری، اخوت و محبت، نصرت و معاونت، اخلاق و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مروت' ایثار وقربانی کا پیام بر ہے۔

اے نیکی کے طلب گار ___! آگے بڑھ!

رمضان اپنی تمام تر عظمتوں' فضیلتوں' رحمتوں' مغفرتوں' سعادتوں اور نعمتوں کے ساتھ تیرے درِ دل پر دستک دے رہا ہے۔ آگے بڑھ اور اس کی تمام برکتوں کو سمیٹ لے ___ تیرے بخت بڑے ہیں کہ تیری زندگی میں ایک بار پھر یہ لمحات تجھے عطا ہو رہے ہیں۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ...... وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ ...... اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ___ اللہ نے فرماں بردار مرد وعورت ...... روزے دار مرد وعورت کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم کا سامان تیار کر رکھا ہے!!

یاباغی الشر اقصر! اور اے بدی کے طلب گار ___ رُک جا!

اے غافل و بے خبر بندۂ مومن!! ٹھہر جا ___ ذرا پیچھے مڑ کر تو دیکھ ___ رمضان تجھے بھی پکار رہا ہے۔ اپنے عفو کرم میں تجھے بھی سمیٹنے کو تیار ہے۔ گمراہی' بدی' معصیت کے راستوں اور شیطان کی رفاقتوں کے چنگل سے واپس پلٹ آ۔ تیرے جرمِ خانہ خراب کو اُسی ربِ رحمٰن و رحیم کی بارگاہ سے عفو و کرم کی امان مل سکتی ہے۔ رمضان کے یہ بابرکت لمحات ___ تیری واپسی ہی کا تو سامان ہیں ___ اللہ کو اپنا پلٹ آنے والا خطاکار بندہ بہت محبوب ہے۔ ربِ غفور اپنے ہر بندے کو معاف کرنے' توبہ قبول کرنے اور بخش دینے والا ہے ___! رُک جا' تھم جا ___ اور بلاتاخیر اُس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جا ___ یہی رمضان کا پیغام ہے۔

آنے والا رمضان ___ اُمت مسلمہ کے لیے حد درجہ اہم' روشنی کی کرن اور اُمید کی صبح بن کر طلوع ہو رہا ہے! اللہ کرے! اُمت کی دعائیں مقبول ہوں۔ خطاؤں سے درگزر اور کوتاہیوں سے صرفِ نظر ہو۔ لغزشیں معاف ہوں۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی! اُمت مسلمہ مع العسر یسرًا کی صبح روشن دیکھے۔ اس کی آزمایشیں کم ہوں ___ اور سرزمین پاک سے وحدتِ اُمت اور غلبۂ حق کا وہ خواب تعبیر بن جائے' جو صدیوں سے اُمت کے کروڑوں بندگانِ ایمان واخلاص دیکھتے چلے آ رہے ہیں اور ہر سال رمضان کی سعید ساعتوں میں جس کی تمنا کرتے رہے ہیں۔ خدا کرے نیکی کے یہ طلب گار آگے بڑھ کر ___ پورے عالم کو نیکیوں کے غلبے سے معمور کر کے' نغمۂ توحید کو سربلند اور ظلمتِ شب کو چاک اور کلمۂ حق کو نافذ کر سکیں۔ آمین!

کتابچہ دستیاب ہے۔ قیمت: ۵ روپے۔ منشورات' منصورہ' لاہور

© rasailojaraid.com